108759-بیماری کی بنا پر پچیس برس قبل روزے نہیں رکھے اور نہ ہی اب تک قضاء کی ہے

سوال

میرے خاوند کو پچیس برس قبل رمضان سے ایک دن قبل سانپ نے ڈس لیا اور وہ دو ماہ تک خطرناک حالت میں رہا، اور اس کے بعد والے رمضان میں بھی اس نے دس روزے نہیں رکھے حتی کہ ڈاکٹر نے اسے روزے رکھنے کی اجازت دے دی.

اس وقت مالی حالت خراب ہونے کی بنا پر میرا خاوند مسکینوں کو کھانا بھی نہیں کھلا سکا، اب الحمد اللہ مالی حالت اچھی ہے کیا صرف قضاء میں روزے رکھے یا کہ مسکینوں کو کھانا بھی کھلائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اتنی مدت تک ایک شرعی حکم کے بارہ میں دریافت نہ کرنا واضح کوتاہی ہے، بلکہ آپ کے خاوند کو چاہیے کہ وہ سانپ کے ڈسنے کے فورا بعد اس حکم کے بارہ میں دریافت کرتا، خاص کر کہ آپ نے بتایا ہے کہ سانپ نے اسے رمضان سے ایک دن قبل ڈسا تھا.

اس لیے آپ کے خاوند کو اس شرعی حکم کے دریافت کرنے میں کوتاہی کرنے پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور نادم ہوتے ہوئے آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کرے، اللہ سبحانہ و تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائیگا.

دوم :

قرآن مجید اور اہل علم کے اجماع کی بنا پر بیماری ان اعذار میں شامل ہوتی ہے جن کی بنا پر روزہ چھوڑنا مباح ہو جاتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں رقمطراز ہیں :

" اہل علم کا اجماع ہے کہ مریض شخص روزہ چھوڑ سکتا ہے، اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{جو کوئی بھی تم میں سے بیمار ہویا
مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے}. البقرۃ (184).

جس مرض کی بنا پر روزہ چھوڑنا مباح
ہو جاتا ہے وہ شدید مرض جو روزہ رکھنے کی وجہ سے اور زیادہ ہو جائے یا پھر روزہ رکھنے
کی بنا پر بیماری سے شفایابی میں اور دیر ہو جائے.

اور اگر بیماری ایسی ہو جس سے
شفایابی کی امید نہ ہو تو ایسے مریض کو فدیہ دینا ہوگا، اور فدیہ ایک دن کے بدلے
ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے، پھر علماء کرام اس میں اختلاف کرتے ہیں کہ اگر
مریض تنگ دست ہو تو کیا خوشحال ہونے کے بعد اسے فدیہ دینا ہوگا یا ساقط ہو جائیگا
؟

اگر مرض سے شفایابی اور علاج کی امید
ہو تو مریض شفایابی کا انتظار کرے اور شفایابی کے بعد روزوں کی قضاء میں روزے رکھے
اور اس پر فدیہ نہیں ہوگا، اور ایسے مریض کے لیے روزے چھوڑ کر صرف فدیہ دینا جائز
نہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ایسا مریض جسے بیماری سے شفایابی
کی امید ہو اس کے لیے فوری طور پر روزے رکھنا لازم نہیں، بلکہ اس پر قضاء لازم
ہوگی، یہ اس صورت میں ہے جب اسے روزہ رکھنے میں واضح مشقت ہو" انتہی

دیکھیں : المجموع (6/261-262).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس مریض کو مرض سے شفایابی کی امید
نہ ہو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے .... یہ
اس شخص پر محمول ہوگا جس کے لیے قضاء میں روزے رکھنے کی امید نہ ہو، لیکن اگر اسے
قضاء میں روزے رکھ سکنے کی امید ہو تو پھر اس پر فدیہ نہیں بلکہ وہ قضاء کا انتظار
کرے، اور جب روزہ رکھنے کی قدرت ہو تو روزہ رکھے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا
فرمان ہے :

.{تم میں سے جو کوئی بھی مریض ہویا
مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے}..

فدیہ تو اس وقت دیا جائیگا جب قضاء
میں روزے رکھنے کی امید نہ رہے" انتھی مختصرا

دیکھیں : المغنی (82/3).

ہمیں تو یہی معلوم اور ظاہر ہوتا ہے
کہ باقی علم اللہ کے پاس ہے آپ کے خاوند کو جو بیماری اور مرض لاحق ہوا تھا وہ
عارضی تھا اور اس سے شفایابی کی امید تھی، اور اللہ تعالی نے شفایابی نصیب کر دی اس
لیے اس پر ان روزوں کی قضاء میں روزے رکھنا واجب ہیں جتنے روزے نہیں رکھے تھے اسے
ان ایام کے بدلے مسکینوں کو کھانا دینا کافی نہیں ہوگا.

لیکن اگر وہ قضاء کے روزے رکھنے کے
ساتھ بطور فدیہ مسکین کو کھانا بھی کھلائے تو بہتر ہے، اور پھر آپ نے بیان کیا ہے
کہ اب مالی حالت بھی الحمد للہ بہتر ہے.

مزید آپ سوال نمبر (
26865) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

واللہ اعلم.